فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ سات پائی سابقہ)

جلد ۵۰/۱۵ ۹ احسان ۱۳۴۰ ہش ۹ جون ۱۹۶۱ء نمبر ۱۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۸ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل قبل دوپہر تک حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ دوپہر کے بعد شام تک بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

دوسرے پنجسالہ منصوبے کیلئے پچپن کروڑ ڈالر کی امداد

واشنگٹن میں دوست ملکوں اور بین الاقوامی مالی اداروں کا مشترکہ فیصلہ

واشنگٹن ۸ جون۔ چھ دوست ملک اور دو بین الاقوامی مالی ادارے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے پاکستان کو ۵۵ کروڑ ڈالر امداد دیں گے۔ اس سلسلہ میں واشنگٹن میں ان ملکوں اور اداروں کے مشترکہ اجلاس کے بعد عالمی بنک کی طرف سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اجلاس میں فرانس۔ کینیڈا۔ جرمنی۔ جاپان۔ برطانیہ۔ امریکہ اور عالمی بنک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ عالمی بنک کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس رقم سے پاکستان یکم جولائی سے شروع ہونے والے سال کے دوران ضروری اشیاء درآمد کر سکیگا اور اپنی ترقی کی رفتار کو قائم رکھ سکے گا۔ امریکہ ۲۷ کروڑ نوے لاکھ ڈالر عالمی بنک اور بین الاقوامی ترقیاتی ادارہ سات کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر جرمنی ڈھائی کروڑ ڈالر جاپان دو کروڑ ڈالر برطانیہ ایک کروڑ سے زائد ڈالر کینیڈا ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر فرانس ایک کروڑ ڈالر امداد دے گا۔ مذکورہ امدادی وعدے کے علاوہ امریکہ نے پاکستان کو دس کروڑ دس لاکھ ڈالر مالیت کی فاضل اشیاء دینے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ عالمی بنک کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مزید امداد کے سلسلہ میں دونوں حکومتوں (امریکہ اور پاکستان) کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ پاکستان کو کینیڈا سے امداد کی صورت میں گندم بھی مل رہی ہے۔ اعلان کے مطابق امداد دینے والے ملکوں اور اداروں کے اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا۔ کہ پاکستان کو امداد دینے کے جو وعدے کئے گئے ہیں۔ ان سے ادائیگیوں کے توازن میں ۳ گھاٹا پورا ہو جائے گا۔ پاکستان کے لئے نئی امداد کے طریق کار پر غور کرنے کے علاوہ اجلاس میں غیر ملکی زرمبادلہ کی صورت میں قرضے کی واپسی کے سلسلہ میں پاکستان کی مشکلات کم کرنے کی ضرورت پر خاص زور دیا گیا۔ اجلاس میں پاکستان کے دوسرے ترقیاتی منصوبے سے دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ ان ملکوں اور اداروں کا اجلاس وقتاً فوقتاً ہوتا رہے۔ جس میں پاکستان کے دوسرے منصوبے کا جائزہ لیا جائے۔ اور اس کی مالی ضروریات پر غور کیا جائے۔ عالمی بنک کے اعلان ۴۲ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان کی اقتصادی ترقی کے لئے مناسب حالات پیدا کرنے اور پاکستانی عوام کی قوتوں کو اس عظیم کام کے لئے بروئے کار لانے کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کی کوششیں مستحسن ہیں۔ یہ بات بڑی حوصلہ افزا ہے کہ حکومت پاکستان اقتصادیات پر بہت سے انتظامی کنٹرول ختم کرنے کے باوجود اپنی اس کوشش میں کامیاب رہی ہے۔ اور اس نے ملک کو افراط زر سے بھی بچایا ہے

تیل کی تلاش کے معاہدے کا مسودہ تیار کر لیا گیا

پاکستان اور روس کے نمائندوں میں کل پھر بات چیت ہوگی

کراچی ۸ جون معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور روس کے درمیان پاکستان میں تیل کی تلاش سے متعلق مجوزہ معاہدہ کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔ ایک تتمہ بھی تیار کر لیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ دونوں حکومتیں کتنے فنی ماہرین کی خدمات دیں گی۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ روس سے کتنی مشینیں اور متعلقہ سامان خریدا جائے گا۔ معدنی وسیلوں کے ادارے کے افسر دستاویزوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یہ دستاویزیں ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہیں۔ کل یہاں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ چھ روسی ماہرین پر مشتمل جو جماعت اس سال ۳۱ مئی کو کراچی پہونچی تھی وہ پاکستان میں تیل کی تلاش کرنے کے مختلف پہلوؤں پر بات چیت کر رہی ہے۔ اس جماعت نے روس سے آنے والا سامان بندرگاہ پر اتارنے کے مسئلے کے بارہ میں بھی بات چیت کی ہے حکومت پاکستان معاہدے کی شرطوں کا جائزہ لے رہی ہے۔ ۹ جون کو روسی وفد اور پاکستانی حکام کے درمیان پھر بات چیت ہوگی۔ جب مالی امور زیر غور آئیں گے۔ تو وزارت خزانہ کا ایک نمائندہ بھی پاکستانی وفد میں شامل کر لیا جائے گا۔

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۸ جون۔ کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۶ اور کم سے کم ۸۸ رہا۔

اوزان اور پیمانہ جات کا نیا نظام

کراچی ۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں اوزان و پیمانہ جات کا اعشاری نظام رائج کرنے کے سلسلہ میں پروگرام کی تفصیل تیار کرنے کے لئے گزشتہ سال مارچ میں جس اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی کو مقرر کیا گیا تھا وہ عنقریب حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کر دیگی۔ اوزان اور پیمانہ جات میں اعشاری نظام رائج کرنا پاکستان میں اعشاری سکہ رائج کرنے کے سلسلہ کی ہی ایک کڑی ہے۔ موجودہ فٹ پونڈ اور سیکنڈ کے بجائے سینٹی میٹر، گرام اور سیکنڈ کا نظام رائج کیا جائے گا۔ دوسری باتوں کے علاوہ یہ کمیٹی اس نظام کو رائج کرنے کے سلسلہ میں کسی مناسب قانون کی بھی سفارش کرے گی

ملایا کے سربراہ ستمبر میں پاکستان آئیں گے

کوالالمپور ۸ جون۔ ملایا کے حکمران اعلیٰ نے کہا ہے کہ وہ اس سال ستمبر میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔ اس امر کا اعلان انہوں نے کل کوالالمپور میں کیا۔

اعلان

مولوی خورشید احمد صاحب منیر مربی کا تبادلہ لاہور سے ڈیرہ اسمٰعیل خان کیا گیا تھا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ ابھی تک وہاں نہیں پہونچے۔ اور مکرم امیر صاحب جماعت لاہور نے بھی لکھا ہے کہ انہیں مولوی صاحب کی نقل و حرکت کا علم نہیں۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو علم ہو کہ وہ کہاں ہیں یا اگر مولوی خورشید احمد صاحب منیر خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ فوراً نظارت کو اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ رجون ۶۱ء

مغربی اقوام کی اسلام دشمنی

انگریزی روزنامہ پاکستان ٹائمز کے لندنی نامہ نگار مسٹر ڈیڈلے سہری کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ یورپین اقوام کے دلوں میں اسلام کے خلاف سخت تعصب ہے۔ پروفیسر نارمن ڈینیل کی ایک حالیہ تصنیف "اسلام اور مغرب" کے حوالہ سے مسٹر سہری لکھتے ہیں کہ

"یورپ نے بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی میں پادریوں کے پراپیگنڈہ سے جس میں اسلام کی نہایت بھدی تصویر کھینچی ہے تاکہ عیسائی اسلام قبول نہ کریں اسلام کے خلاف جو تصورات قائم کئے تھے وہ آج بھی اسی طرح قائم ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ تصورات اس کی باہم آویزش اور جنگ کی زندہ وراثت کے طور پر پشت بہ پشت چلے آئے ہیں اس غلط تصویر کو صحیح رنگ دینے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی یہاں تک کہ ایک نوجوان جو اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے وہ انہیں ذرائع کی طرف جانے پر مجبور ہے جو ازمنہ وسطی سے چلے آتے ہیں۔ اس سے بھی بدتر یہ امر ہے کہ بہت سے اچھے یورپین بھی ان زہریلی کتبوں سے آگے جانے کی ضرورت نہیں سمجھتے جن میں اسلام کے خلاف نفرت بھری ہوتی ہے۔ مغربی لوگ مسلمانوں کے ساتھ تجارتی سیاسی اور اقتصادی سطحوں پر تو بے شک تعلقات قائم کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن دل میں وہ اسلام کے خلاف سخت معاندانہ جذبات رکھتے ہیں۔ اس ذہنیت کی وجہ سے وہ ان لوگوں سے ہمدردی رکھتے ہیں جن سے ہماری آویزش ہو۔"

مسٹر ڈیڈلے سہری نے بعض دیگر باتیں بھی بیان کی ہیں جن کی وجہ سے یورپین اقوام مسلمان اقوام سے آج بھی بڑی بدظن ہیں مثلاً سویز کا معاملہ۔ پھر پاکستان کا وجود میں آنا برطانیہ کی پالیسی کے خلاف تھا مگر مسٹر جناح کے سامنے اس کی پیش نہیں گئی تھی اس لئے اس نے مجبوراً اسکو تسلیم کیا۔ انڈیا کا پراپیگنڈہ اور اس سے بھی بڑھ کر اسرائیل کا پراپیگنڈہ بھی اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے میں بڑا حصہ لے رہا ہے۔"

یہ تمام باتیں دراصل نتیجہ ہیں اس پرانی دشمنی کا جو یورپ کے دل میں پادریوں کے بے پناہ مخالفانہ پراپیگنڈہ سے پیدا کر دی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے جیسا کہ مسٹر سہری نے بھی بیان کیا ہے۔ صلیبی جنگوں بلکہ اس سے بھی پہلے سے پادری لوگ یورپ میں اسلام کا نقشہ نہایت بدنما کھینچتے رہے ہیں۔

مسٹر سہری کا یہ کہنا بھی ایک حد تک درست ہے کہ یورپینوں کے دل سے اس نفرت کے جذبہ کو دور کرنے کے لئے کوشش نہیں کی گئی۔ سچی بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ سے پہلے ماسوا چند انفرادی کوششوں کے تمام عالم اسلام کی طرف سے اس قسم کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ سر سید مرحوم نے .... نے نیچر پرستوں کے تتبع میں تمام روحانی حقائق کی توجیہہ نیچری نقطۂ نظر سے کرنے کی کوشش کی جس سے اسلام کی صحیح صورت یورپ کے سامنے نہیں آسکی۔ اگرچہ سر سید مرحوم نے مسلمانوں کے سامنے بعض حقائق ضرور ایسے پیش کئے جن سے ان توہمات کا تدارک ہو سکتا تھا جو خود مسلمانوں نے اسلامی اصولوں میں پیدا کر دئے ہوئے تھے تاہم سر سید مرحوم کی تحریک اسلام کے خلاف مغربیوں کے دلوں سے کینہ نکالنے میں قطعاً ناکافی ثابت ہوئی ہے۔

افسوس ہے کہ صلیبی جنگوں میں گو فوجی لحاظ سے مسلمانوں کو فتح ہوئی اور عیسائیت کا سیلاب مشرق وسطی کی طرف بڑھنے سے رک گیا مگر خود مسلمانوں پر دین کی تبلیغ و اشاعت کے لحاظ سے جمود طاری ہو گیا۔ حالانکہ یہ وقت تھا کہ مسلمان صوفی اور علماء جس طرح مشرق میں دور دور تک پھیل گئے تھے اور غیر قوموں میں اسلام کا پیغام پہنچا رہے تھے اسی طرح مغرب کی طرف بھی توجہ دی جاتی اور پادریوں کے پراپیگنڈہ کا توڑ کیا جاتا۔ مگر مسلمان اس وقت چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں تقسیم ہو کر خانہ جنگی میں مصروف رہے اور یورپ میں باوجود فوجی فتوحات کے اسلامی تبلیغ و اشاعت کی کوئی دیرپا مہم جاری نہ کر سکے۔

عین اس وقت پادریوں نے پر پرزے نکالے اور یورپین فتوحات کے ساتھ ساتھ تمام دنیا میں عیسائی مشنوں کا جال پھیل گیا افسوس ہے کہ یہ دیکھ کر بھی مسلمان بیدار نہ ہوئے اور انہوں نے وقت سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اگر مسلمان یورپین زبانیں سیکھ کر ان میں اسلام کی تعلیمات یورپ میں پھیلانے کی کوشش کرتے تو بہت ممکن تھا کہ پادریوں کا زہریلا پراپیگنڈہ اتنا کامیاب نہ ہوتا۔ اور آج یورپ بھی ایک اسلامی خطہ میں تبدیل ہو گیا ہوتا۔

اگرچہ بہت سے یورپین عیسائیوں نے اسلامی درسگاہوں سے علم حاصل کیا اور رواداری کا سبق سیکھا مگر یورپین عوام پادریوں کے اثر سے نہ نکل سکے۔ یورپ کے اعلیٰ طبقہ نے بھی عیسائیت سے نفور ہونے کے باوجود اسلام نہیں بلکہ یونانی الحادی فلسفہ کی راہ لی۔ سب سے برا تاثر جو یورپ نے مسلمانوں کے متعلق لیا وہ یہ تھا کہ اسلام ایک جنگجو مذہب ہے اور اسکی اشاعت تلوار کی مرہون ہے۔ پادری لوگ یہ پراپیگنڈہ بڑے زور سے کر رہے تھے مگر اس کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ اور نہ کوئی ایسا ذریعہ تھا کہ اسلام کا صحیح چہرہ یورپینوں کے سامنے رکھا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ صدیوں کے یکطرفہ پراپیگنڈہ سے یورپینوں کے دل میں اسلام کی طرف سے ایک کینے اور دشمنی کا جذبہ نشوونما پا گیا ہوا ہے اور اب اس کا دلوں سے نکالنا ایک بہت بڑی مہم کا طلبگار ہے جو اسلام کے ساتھ سچے خلوص کے جذبہ کے ساتھ چلائی جائے۔

یورپ اور دیگر غیر اقوام نے ابھی تک اسلام کے جلالی رنگ کو ہی دیکھا ہے اگرچہ مشرق بعید میں مسلمان درویشوں نے بڑی حد تک اسلام کا حقیقی چہرہ بھی دکھانے کی کوشش کی ہے اور اس کا بڑا اثر ہوا ہے۔ جس کے نشانات ہندوستان انڈونیشیا اور دیگر مشرق بعید کے ممالک میں نہایت روشن نظر آتے ہیں تاہم دنیا کا اسلام کے متعلق یہ تصور ابھی تک نہایت پختہ ہے کہ یہ تلوار سے پھیلا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں یہ تصور مسلمان فاتحین نے پیدا کیا ہے اور غیر اقوام جنہوں نے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا وہ اس تصور سے بے حد متاثر ہیں۔ اس لحاظ سے تمام مخالف اسلام اقوام باہم یک خیال ہیں اور اس وجہ سے اسلام کی اشاعت میں اور سیاسی لحاظ سے بھی مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ اس وقت تک سوا احمدیت کے مسلمانوں کی کوئی ایسی تحریک پیدا نہیں ہوئی جو اسلام کا حقیقی چہرہ غیر اقوام کے سامنے رکھے اور تاریخی گرد و غبار جو اس کے چہرہ پر نقاب بن گیا ہے اسکو اتار کر دنیا کو دکھائے کہ اسلامی اصول عین فطرت کے مطابق ہیں اور انسانی عقل کو اپیل کرتے ہیں اور اسلام میں اخلاقی طاقت ہے اور اس کی اشاعت میں تلوار کا کوئی حصہ نہیں۔

تعجب خیز یہ امر ہے کہ پادریوں کے اس پراپیگنڈہ کا اثر اتنا وسیع ہوا ہے کہ خود مسلمانوں کے اکثر مفکرین بھی الاماشاء اللہ یہ خیال رکھتے ہیں کہ اسلام کو سیاست سے کسی حال میں جدا دکھا ہی نہیں جا سکتا اور زمانہ حال کے بعض مسلمان کہلانے والے علماء نے قتل مرتد اور جہاد بالسیف کے مسائل کو اسلام کا مستقل حصہ سمجھ رکھا ہے اور اس طرح اسلام کے گرد خود ہی تلواروں کی ایک باڑ لگا دی ہوئی ہے ایک یورپین کے لئے جو پہلے ہی پادریوں کے پراپیگنڈہ سے فطرتاً اسلام کے متعلق معاندانہ جذبات دل میں رکھتا ہے خود اس قسم کے مسلمان اہل علم حضرات کے تصور اسلام کی دیوار کو توڑ کر اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھنا کتنا مشکل ہے اور اسکے دل سے اسلام کے خلاف نفرت کے جذبات کو دور کرنا کتنا جان جوکھوں کا کام ہے یہ وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کو تبلیغ اسلام کے ضمن میں ان قوموں سے واسطہ پڑتا ہے

بے شک اسلام موجودہ عیسائیت کی طرح یہ تو نہیں کہتا کہ تم ہر حال میں جو تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے دوسرا گال بھی اسکے آگے کر دو مگر وہ یہ بھی نہیں کہتا کہ تم ہر حال میں تلوار سونتے رہو اور پہلے تلوار سے ہل چلاؤ اور بعد میں تبلیغ کا بیج بوؤ اسلام ایک فطری دین ہے وہ نہایت اعلیٰ اور معتدل تعلیم دیتا ہے اور اسکے پیش نظر اصلاح ہے۔ وہ جو طریق کار اختیار کرتا ہے وہ حالات کے مطابق کرتا ہے صرف سخت مجبوری کے وقت تلوار کے استعمال کی اجازت دیتا ہے ورنہ وہ نہایت رواداری کا دین ہے اور اسلام کے فوجی زمانہ میں بھی سچے مسلمانوں نے حقیقی اسلامی اصول کی نہایت شاندار مثالیں قائم کی ہیں جنکو دیکھ کر یورپین مصنفین بھی عش عش کرنے سے نہیں رکتے۔

آج تلوار کا زمانہ نہیں بلکہ ایٹمی طاقت کا زمانہ ہے مغرب عیسائیت سے متنفر ہوتا جا رہا ہے اسلئے آج وقت ہے کہ مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا کے سامنے رکھیں اور تیر و شمشیر کی پرانی داستانیں بھول جائیں اسلام کا نمونہ بن کر دنیا کے سامنے آئیں اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی شان جمالی کو دنیا میں پیش کریں یہی ایک طریقہ ہے کہ ہم یورپین اقوام کے دلوں سے کینہ اور دشمنی کے جذبات کا قلع قمع کر سکتے ہیں اور انکو اسلام کا دشمن کی بجائے اسلام کا خیر خواہ اور ہمدرد بنا سکتے ہیں اسکی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ہے کہ غیر اقوام کے دلوں سے اسلام کے خلاف جو نفرت ہے اسکو دور کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت یہ کام حتی الوسع سر انجام دے رہی ہے اور اسنے اکثر مغربی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں اور تقریباً یورپ کی تمام لائبریریوں اور بڑے بڑے افراد تک پہنچائے ہیں بہت سا اسلامی لٹریچر بھی ان زبانوں میں پھیلایا جا رہا ہے لیکن ابھی کام کی ابتداء ہی ہے اور آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور یقین ہے کہ ایک دن جلد ایسا آئیگا کہ کم از کم یورپینوں کے دلوں سے اسلام کی نفرت دور ہو جائیگی بلکہ وہ اسلام کے ہمدرد اور مؤید بن جائیں گے یہ ضرور ہونا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

[illegible]

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:۔

۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء کو مجلس مذہب و سائنس کے اجلاس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے عربی زبان میں ایک تقریر کی جس میں انہوں نے بتایا کہ عربی پڑھتے وقت اگر حروف کو ان کے اصل مخارج سے ادا نہ کیا جائے۔ تو عبارت کے معانی بالکل بدل جاتے ہیں۔ مثلاً ضَ کا سَ بن جاتا ہے دَ کی بجائے تَ بن جاتی ہے حَ کی بجائے ہ بن جاتی ہے اور ظ کی بجائے ذ یا ز بن جاتی ہے۔ اور اس طرح الفاظ کے معانی بالکل بدل جاتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ حروف کو ان کے اصل مخارج سے نکالا جائے۔ تاکہ عربی پڑھتے وقت خوبصورتی بھی معلوم ہو۔ اور الفاظ کے معانی بھی نہ بدلیں۔ مکرم شاہ صاحب نے اس کے متعلق چند امثلہ پیش کیں۔ اور حروف کے صحیح مخارج سے ادا نہ ہونے کی وجہ سے الفاظ کے معانی کا فرق بتایا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

عربی الفاظ کی ادائیگی

شاہ صاحب نے اپنے لیکچر میں جو کچھ بیان کیا ہے۔ اس کے متعلق میرا بھی ارادہ ہے کہ کسی وقت کچھ بیان کروں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

عربی الفاظ کی ادائیگی

کے لئے حروف کا ان کے اصل مخارج سے بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک الفاظ اور حروف کو صحیح رنگ میں نہ ادا کیا جائے۔ ان کے معانی بدل جاتے ہیں بیشک ایک تجربہ کار آدمی حروف کے غلط مخارج سے بیان ہونے پر بھی مفہوم سمجھ لیتا ہے۔ مگر بعض اوقات حروف کے غلط مخارج سے بیان ہونے پر معانی میں فرق پڑ جاتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو غلط مخارج کی وجہ سے تمسخر سا بن جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بات مشہور ہے۔ کہ شروع میں جب اہلحدیث کا چرچا ہوا تو انہوں نے ولا الضالین کو ولا الظالین پڑھنا شروع کر دیا۔ حالانکہ ضَ ہی سارے حروف میں سے ایک ایسا حرف ہے جس کی ادائیگی کے لئے بہت مشق کی ضرورت ہے۔ عرب لوگ تو فخر کرتے ہیں کہ غیر عرب عربی کے الفاظ کو صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ اگر ہندوستانی بھی قواعد کو ملحوظ رکھ کر کوشش کریں تو کر سکتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے

کہ لوگ ولا الضالین پڑھتے وقت ضَ کو ظ بنا دیتے ہیں۔ یا دَ بنا دیتے ہیں۔ اور یہ دونوں ہی ٹھیک نہیں ہیں ضَ کا اصل مخرج دَ کے مخرج سے آدھا انچ پیچھے کی طرف ہے۔ اور ذرا مشق کرنے سے ادا ہو سکتا ہے۔ یہ لفظ نہ دالین نہ ظالین ہے۔ اور نہ ذالین ہے۔ اہلحدیث اس کو ظالین کے وزن پر پڑھتے تھے۔ اور حنفی دالین کے وزن پر۔ اہلحدیث حنفیوں کو کہتے تھے۔ کہ تم دال دال کیا پڑھتے ہو۔ اور حنفی اہلحدیث کو کہتے تھے۔ کہ تم ظال ظال کیا پڑھتے ہو۔ یہاں تک کہ حنفیوں کے بعض علماء نے فتوے دے دیا تھا۔ کہ جو شخص ضالین کو دالین کے وزن پر نہ پڑھے۔ اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور وہ کافر ہو جاتا ہے کہتے ہیں کوئی اہلحدیث تھا جو حکیم بھی تھا۔ بعض علماء کے فتوے کے مطابق اس کا بائیکاٹ ہو گیا۔ اور وہ بے چارا بھوکا مرنے لگا۔ رہتا وہ گاؤں میں تھا۔ مگر بائیکاٹ کی وجہ سے اسے پانچ چھ مہینے تک سخت تکلیف رہی۔ چھ مہینے گزرنے کے بعد انہی مولوی صاحب جنہوں نے اہلحدیث کے خلاف فتوے کفر صادر کیا تھا۔ ان کی بیوی بیمار ہو گئی۔ جب بیماری زور پکڑ گئی تو ناچار انہوں نے اسی اہلحدیث حکیم صاحب کو بلوایا کہ اس وقت میری بیوی کی

موت وحیات کا سوال

ہے۔ اس لئے باقی اختلافات سے قطع نظر آپ کو علاج کے لئے بلاتا ہوں۔ حکیم صاحب نے بھی اس کو غنیمت سمجھا اور مولوی صاحب کے گھر گئے۔ جا کر بیوی صاحبہ کی نبض دیکھی اور اچھی طرح تشخیص کرنے کے بعد کہنے لگے مولوی صاحب میں بتاتا تو نہ چاہتا تھا۔ مگر چونکہ بتائے بغیر گزارہ نہیں۔ اس لئے آپ کو بتا دیتا ہوں کہ آپ کی بیوی صاحبہ کو بہت گندی قسم کا مرض لاحق ہو گیا ہے (مرض اس لئے کہا کہ حنفی مرضَ کو مرد ہی کہتے ہیں) اور اسی وجہ سے ان مولوی صاحب کا بائیکاٹ بھی کیا تھا) حکیم صاحب کا یہ کہنا تھا کہ مولوی صاحب ڈنڈا لے کر اس کے پیچھے پڑ گئے۔ اور اسے گالیاں دینے لگے۔ حکیم صاحب نے کہا مولوی صاحب! یہ کیا بات ہے کہ ہمارے لئے دونوں طرف ہی ڈنڈے ہیں۔ اگر ہم ضَ کو ظ کے وزن پر پڑھتے ہیں۔ تو ہمارا بائیکاٹ ہوتا ہے۔ اور اگر آپ کی طرح ضَ کا امالہ دَ کی طرف کرتے ہیں۔ تو آپ ڈنڈے مارتے ہیں۔ آپ ہی نے تو فتوے لگایا تھا۔ کہ ضاد کو داد پڑھنا چاہیئے۔ ورنہ کفر لازم آتا ہے۔ اسی لئے میں نے مرض کو مرد کہا ہے۔ پھر بھی آپ ناراض ہوتے ہیں پس یہ بھی جنون والی بات ہے کہ ضَ کو دَ بنا دیا جائے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پرانی مسجد مبارک کے حجرے والے کونے میں تشریف رکھتے تھے۔ کہ ایک عرب آیا اور اس نے لکھنؤ وغیرہ جگہوں میں اپنی زبان دانی کا رعب جمایا ہوا تھا۔ اور لوگوں میں عالم مانا جاتا تھا۔ وہ لکھنؤ سے لاہور آیا۔ اور اس نے خیال کیا۔ کہ چکڑالوی فرقہ کے لوگ چونکہ سادہ لوح ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے خیالات کی تائید کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ لوگ میری خاطر تواضع کریں۔ چنانچہ اس نے چکڑالویوں کے خیالات کی تائید کرنی شروع کی۔ چکڑالوی اس کو خوب مرغ اور پلاؤ کھلاتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ جب عرب فلاں بات کہتا ہے تو یقیناً یہ صحیح ہو گی۔ جب وہ قادیان میں آیا تو ان دنوں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید بھی آئے ہوئے تھے۔ اس عرب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گفتگو شروع کر دی۔ آپ نے اس کے ایک دو سوالات کے جوابات دیئے۔ تو وہ کہنے لگا۔ یہ اچھا مسیح ہے ضَ بھی صحیح ادا نہیں کر سکتا۔

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ

پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو عرب کی اس گستاخانہ بات پر سخت غصہ آیا۔ اور انہوں نے طیش میں آ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ اسے مارنا ہی چاہتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور فرمایا کوئی بات نہیں۔ مگر جتنی دیر وہ عرب مجلس میں بیٹھا رہا۔ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحبؓ غصہ اور جوش سے بھرے رہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادب کی وجہ سے مجبور تھے۔ غرض الفاظ کا ان کے اصل مخارج سے بیان کرنا بڑی اہم چیز ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر مسلمان کے لئے عربی زبان کا سیکھنا ازبس ضروری ہے

”ہر یک عاشق صادق اپنے معشوق کی زبان کو سیکھ لینے کا شوق رکھتا ہے۔ پھر جس شخص کو محبت الٰہی کا دعوےٰ ہے۔ لیکن کلام الٰہی کے جاننے سے لاپرواہی ہے وہ ہرگز محب صادق نہیں ہے ..... اہل اللہ کو قرآن سے بہت عشق ہوتا ہے۔ اور عاشق کو اپنے معشوق سے ہرگز صبر نہیں ہوتا اور ببرکت تعشق کامل قرآنی زبان کا جاننا اس پر آسان ہو جاتا ہے۔ اور جو تحصیل علم کی راہیں دوسروں پر شاق ہوتی ہیں وہ ان پر آسان ہو جاتی ہیں“

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۳۶)

کہ غیر عرب الفاظ کو بیان کرتے وقت کچھ کمزوریاں کرتے ہیں اور باوجود کوشش کے بھی وہ الفاظ کو عام طور پر اس رنگ میں بیان نہیں کر سکتے جس رنگ میں کہ ایک عرب کر سکتا ہے ہندوستان کے بعض علاقوں کے لوگ تو بعض حروف کو نہایت عجیب رنگ میں ادا کرتے ہیں مثلاً ق پر اتنا زور دیا جاتا ہے کہ اس کے اصل مخرج سے بھی نیچے تک حلق کو پھاڑا جاتا ہے۔ حیدرآباد کے لوگوں نے تو حد ہی کر دی ہے وہ ک ق ق کی طرح پڑھتے ہیں اور قاف کو خاف پڑھتے ہیں مثلاً اگر انہوں نے یہ کہنا ہو کہ کبوتر آگیا تو وہ کہیں گے خبوتر آگیا۔ اور قادیان کو خادیان کہتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ حروف پر زیادہ زور نہ دیں اور آہستگی سے ادا کرنے کی کوشش کریں تو کر سکتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ جب اپنے شاگردوں کو اسکے متعلق پڑھاتے ہیں تو ہاتھ میں ایک موٹا سا ڈنڈا رکھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طالب علم ق کا دو قافہ بنا دیتا ہے اور عین کو سینے کی گہرائی تک لے جاتا ہے۔ حالانکہ عین کا اصل مخرج حلق ہے۔ اسی طرح قاف کو بھی ادا کرتے ہیں حالانکہ قاف کا مخرج حلق سے بھی اوپر ہے مگر لوگ اس کو حلق سے نیچے لے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے سمجھتے ہیں کہ ہم قاف ادا کر رہے ہیں۔

ایک لطیفہ مشہور ہے

کہ کوئی مولوی صاحب اپنے شاگردوں کو اسی قسم کا سبق پڑھا رہے تھے اس زمانہ میں بجلی کے یا دوسرے شیشے والے لیمپ نہ ہوتے تھے سرسوں کے تیل کے چراغ جلائے جاتے تھے۔ رات کا وقت تھا اور چراغ مولوی صاحب کے پاس ہی جل رہا تھا۔ مولوی صاحب بڑے جوش میں آکر شاگردوں کو درس دے رہے تھے۔ اتفاقاً مولوی صاحب کے شملے میں آگ لگ گئی۔ مولوی صاحب چونکہ جوش میں تقریر کر رہے تھے۔ اس لئے ان کو پتہ نہ لگا۔ ایک شاگرد نے شملہ جلتا ہوا دیکھ لیا اور وہاں سے ہی بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر اس نے عرض کیا کہ "جناب مولینا و بالفضل اولینا علامہ دہر معلی القاب جناب کی پگڑی مبارک کے شملے کو ایک ناہنجار اور بدبخت شعلہ جلا رہا ہے" یہ کہتے کہتے ساری پگڑی جل گئی مولوی صاحب نے شاگرد سے کہا او بدبخت تو نے جھٹ پٹ کیوں نہ کہدیا کہ پگڑی کو آگ لگ گئی ہے۔ اس نے کہا جناب آپ ہی تو کہا کرتے ہیں کہ استادوں کے سامنے ادب سے گفتگو کرنی چاہیئے۔ پس شاہ صاحب کی تقریر اچھی تھی اور حروف کو ان کے اصل مخارج ہی سے ادا کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ کہیں پگڑی ہی نہ جل جائے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سالانہ کوائف

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر جو مورخہ ۵ رجون کو صوبائی محکمہ تعلیم کے سیکرٹری پروفیسر سراج الدین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا کالج کے سالانہ کوائف پر مشتمل جو رپورٹ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل نے پڑھکر سنائی وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

جناب صدر و محترم حضرات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیا ودید گر ایں جا بود سخن دانے
غریب شہر سخن ہائے گفتنی دارد

یہ سخن ہائے گفتنی کچھ اپنے متعلق ہیں اور کچھ ان اسباب و نتائج سے متعلق جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اس عظیم تعلیمی و تدریسی انقلاب سے پیدا ہوتے اور ہو رہے ہیں جو تعلیمی کمیشن کی رپورٹ کے بعد سے بتدریج معرض وجود میں آرہا ہے۔ وقت اور موقعہ کی مناسبت سے ان سب کا تفصیلی جائزہ تو ممکن نہیں۔ صرف سرسری طور پر اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ چار پانچ سال نہ صرف لفظاً اور معناً انقلابی سال ہیں بلکہ امتحانی سال بھی ہیں طلباء۔ اساتذہ۔ یونیورسٹیوں۔ درسگاہوں مصنفوں۔ کتب فروشوں۔ عام پبلک محکمہ جات تعلیم و خزانہ۔ کارکنوں اور کارفرماؤں سب کا امتحان ہے۔ ہم نے پرانے فرسودہ نظام تعلیم کی بیمار اور غلامانہ قدروں کو خیرباد کہہ کر ایک صحت مند اور زندہ نظام کے قیام کا عہد کیا ہے۔ امتحان اس امر کا ہے کہ ہم کس طرح اس مقدس عہد کا پاس کرتے اور اس سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ امتحان ہمارے قول و فعل میں یگانگت کا ہے۔ امتحان ہمارے خلوص نیت اور صحت ارادہ اور آئندہ نسل سے وفاداری کا ہے۔ یہ جدید نظام تجربتہً مستطاب نہیں کیا گیا۔ نہ ہی قومیں ایسے تجربے کیا کرتی ہیں اگر یہ تجربہ ہی ہے تو ہم نے اسے کامیاب تجربہ بنانا ہے دقتیں اور الجھنیں پیش آئیں گی۔ حصول مقاصد کے لئے ذرائع کے انتخاب کے سوال پیدا ہوں گے۔ ہو رہے ہیں۔ لیکن آزاد اور زندہ قومیں مشکلات کا رونا رو کر نہیں بیٹھ جاتیں بلکہ اپنی نظریں مقاصد پر جمائے ارادے سے پر لائے۔ عزم اور حوصلے سے منزل کی طرف رواں دواں رہتی ہیں یہاں تک کہ خود منزلیں گرد کارواں تکر حیرت سے منہ تکتی رہ جاتی ہیں۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے انشاء اللہ العزیز ہم قومی مقاصد کے حصول کی اس انقلابی اور ہنگامہ خیز دوڑ میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے اور اگر اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال رہا اور ہمارے طلباء اور اساتذہ اسی طرح جانفشانی اور تعلق خاطر اور وقار سے مصروف عمل رہے اور ارباب حل و عقد نے تعلیم الاسلام کالج کا حق اسے دیا تو انشاء اللہ چشم روزگار دیکھے گی کہ اس نئے دور میں بھی تعلیم الاسلام کالج ایک مثالی اور معیاری شان کے ساتھ اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہوگا۔ اس وقت ہمارے محدود مادی ذرائع قدم قدم پر ہمارے لئے سد راہ بن رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہمارے اساتذہ یورپ اور امریکہ کی بہترین یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل ہو کر آئیں۔ ہماری لائبریری میں بیٹھ کر پھر کسی اور لائبریری کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہ رہے۔ ہمارے کالج کی تجربہ گاہیں لوگ دیکھنے آئیں۔ ہماری ورزش گاہیں۔ جمنیزیم۔ تالاب۔ سٹیڈیم درحقیقت مثالی ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمارے طلباء اور اساتذہ کو محنت و دیانت۔ سادگی اور خلوص کی نعمتوں سے مالا مال کیا ہے کمی ہے تو صرف زر کی۔ ورنہ ع

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

ہماری سالانہ گرانٹ کم سے کم اتنی تو ہو جو اس معیار کے ادارے کے شایان شان ہے اور اب جبکہ عنقریب ایف۔ اے۔ ایف ایس سی کی کلاسیں علیحدہ ہو جائیں گی اور کالج کی آمد میں ناقابل برداشت حد تک کمی واقع ہو جائیگی تو معاوضہ طور پر (Compensatory) قسم کی گرانٹ کی ضرورت محسوس ہوگی تقسیم (Bifurcation) کے نتیجہ میں جو خطیر خرچ ہوگا۔ اس کا کم از کم پچاس فی صدی تو ہمیں محکمہ کی طرف سے مل جانا چاہیئے۔ اگر حالات نے ساتھ دیا اور میرے محترم اور فاضل استاد یعنی پروفیسر سراج الدین صاحب جیسے منصف مزاج اور دلیر افسر اور ان کے رفقائے کار کی نظر انصاف رہی تو انشاء اللہ ہم یقیناً تعلیم الاسلام کالج کو ہر لحاظ سے ایک مثالی ادارہ بنا کر دکھا دیں گے ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے تدریسی بجٹ امریکہ کے معیار پر پورے اتریں۔ لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں اور اس کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم اس کمی کو اپنی محنت دیانت اور ہمت سے پورا کریں۔ ہم ایک روپیہ میں دس روپے کی شان پیدا کر کے دکھائیں۔ اسلئے میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ ہماری تعمیری (Building) اور تقسیمی (Bifurcation) اور سالانہ (Annual) امدادی رقوم کو دیگر معیاری کالجوں کی امدادی رقوم کے معیار پر لایا جائے۔ اور ہم سے بدرجہا بہتر تعلیم۔ بہتر عمارات۔ بہتر تجربہ گاہوں اور بہتر اساتذہ کی امید رکھی جائے۔ انشاء اللہ ہم مایوس نہیں کریں گے۔ لیکن سردست تو بظاہر اس اصول پر عمل ہو رہا ہے کہ چونکہ ہم ایماندار ہیں۔ اس لئے ہمیں کم رقم کی ضرورت ہے۔ ع

اے او شتی طبع تو بر من بلا شدی

دیانتداری سے دی ہوئی اور دیانتداری سے خرچ کی ہوئی رقم کا پیسہ پیسہ یہ حق رکھتا ہے کہ اس سے فضل و برکت اور زندگی کے سوتے پھوٹیں اور خاک اکسیر بن جائے اور روں سے نہیں تو کم از کم آپ سے بزبان سالک مرحوم یہ عرض کرتے ہیں کہ ؎

چوں بہ محفل حریفاں سخنے رود ز سالک
چہ شود اگر تو گوئی کہ عزیز دارم او را

باقی جہاں تک تقسیم کے اندرونی معاملات اور مسائل کا تعلق ہے آہستہ آہستہ یونیورسٹی اور کالجوں کی باہمی کوشش اور تعاون سے حل ہو رہے ہیں۔ اگرچہ لاعلمی کی وجہ سے بعض دفعہ ہم بے بس بھی ہوتے ہیں مثلاً یونیورسٹی یا محکمہ کی طرف سے یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ آرز جماعتوں کے حوالے اور الاٹ سائنس اور دیگر ضروریات کی فہرست فوراً مہیا کی جائے اور یہاں یہ حال ہے کہ ابھی سلیبس کا بھی پتہ نہیں آلات سائنس اور دیگر سامان اور ضروریات کا علم ہو تو کیسے ہو۔ کلاسیں شروع ہو گئیں تو سلیبس نہیں سلیبس ہے تو ٹکسٹ بکس نہیں لیکن یہ جانچنا

مشکلات میں جو ہر بنیادی تبدیلی کا جزو لاینفک ہوا کرتی ہیں وقت اور تجربے کے ساتھ ان پر قابو پایا جائے گا۔ اسی طرح یہ خطرہ بھی دامن گیر ہے کہ لاہور سے باہر کے کالجوں کو آنرز کلاسز کھولنے کی اجازت دی جائے اور سابقہ تلخ تجربات کی وجہ سے یہ خطرہ محض وہم پر مبنی نہیں ہے۔ منفصل کالجوں کے ساتھ اب تک سوتیلے بچوں کا سا سلوک روا رکھا گیا ہے اور خود یونیورسٹی نے اس اہم اور نازک مرحلہ پر جبکہ قوم کے مستقبل کی تشکیل ہو رہی ہے۔ منفصل کالجوں کو بورڈ آف سٹڈیز میں نمائندگی تک سے محروم کر دیا ہے سینیٹ بنے ہوئے عرصہ ہو گیا۔ اور وہ اپنی ٹرم زندگی پوری کرنے سے قبل ہی شاید ایک آدھ بار تو ختم بھی ہو چکی ہے۔ لیکن یونیورسٹی ایکٹ کے ماتحت منفصل بورڈ کا قیام وجود میں نہ آ سکا۔ باہر سے آنے والے تعلیمی وفود اکثر لاہور کے کالجوں کا طواف کر کے چلے جاتے ہیں جب تک یونیورسٹی کا منفصل کالجوں سے زیادہ بہتر زیادہ وسیع اور زیادہ جامع تعلق قائم نہیں ہوگا اور یونیورسٹی صرف لاہور کی چار دیواری تک محدود رہے گی ہماری تعلیمی رفتار میں توازن ہماری نظر میں وسعت اور آشنائیت اور فکری مزاج میں اعتدال اور گہرائی پیدا نہیں ہو گی۔ منفصل کالج قومی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں ضرورت ہے کہ انہیں اس قومی دوڑ میں second class کی صف میں شامل ہونے سے بچایا جائے۔ ضمناً یہ امر قابل ذکر ہے کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہماری کوشش یہی رہی ہے کہ تعلیم الاسلام کالج میں لاہور کی خوبیاں تو موجود رہیں مگر خرابیاں پیدا نہ ہوں اور ایک حد تک ہم اس کوشش میں کامیاب بھی رہے ہیں۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ باہر سے زیادہ سے زیادہ ماہرین یہاں آئیں اور طلباء اور سٹاف سے خطاب کریں۔ چنانچہ دوران سال ۲۳ علمی تقاریر ہوئیں۔

کچھ ایسے مسائل بھی ہیں جن کا ہماری ساری قومی زندگی سے تعلق ہے اور ان سب سے اہم مسئلہ اس وقت ہماری نوجوان نسل کو سنبھالنے کا ہے۔ سستی فلمیں گھٹیا لٹریچر۔ دنیا کی سطحی نقالی مذہبی اور اخلاقی اقدار سے اغماض کی بادِ سموم نے ہماری نئی نسل کا تعلق ہمارے ثقافتی تہذیبی اور سماجی سبزہ زاروں سے منقطع کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مسئلہ ہمارے لئے زیادہ پریشان کن نہیں لیکن پریشان کن ضرور ہے۔ اگرچہ حسب دستور کچھ (problem cases) ہمارے پاس بھی آتے ہیں لیکن یہ سب مستثنیات کا حکم رکھتے ہیں۔ ہمارا اقدام طالب علم اخلاقی اور تعلیمی لحاظ سے معیاری طالب علم کہلائیگا مستحق ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اصلی تربیت گھر۔ گلی۔ گاؤں یا شہر سے شروع ہوتی ہے اور یہ ناقابل تردید اور تشویشناک صورت حال ہے کہ ہمارے ملک کے ایک عام گھر۔ گلی یا گاؤں میں تاریخی اقدار کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی ہے۔ یہ صورت حال ساری قوم کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے اور اس طرف جس قدر جلد توجہ کی جائے ہمارے لئے اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے بہتر ہو گا

اس کے بعد نہایت اختصار کے ساتھ کالج کی علمی و ادبی و ورزشی سرگرمیوں اور انتظامی مالی کوائف کا ہلکا سا خاکہ پیش خدمت کرتا ہوں۔ گو الفاظ اس روح اور ماحول اور اساتذہ و طلباء کی اس باہمی کوشش کا نقشہ کھینچنے سے قاصر ہیں جو کالج کے گوشے گوشے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔

نتائج

امسال ہائر سیکنڈری امتحان میں پری میڈیکل گروپ کے جملہ طلباء میں سے تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم حمید احمد خان پنجاب بھر میں اوّل رہے اور (Humanities group) کے طلباء میں سے قریشی اعجاز الحق پنجاب بھر میں دوئم رہے۔ سات طلباء نے وظائف حاصل کئے۔ نتائج کی اوسط درج ذیل ہے:۔

امتحان	کالج کی اوسط فیصد	یونیورسٹی یا بورڈ کی اوسط فیصد
بی۔ ایس سی	69-0	48-5 %
بی۔ اے	62.8	44 9%
ہائر سیکنڈری امتحانات میں پری میڈیکل گروپ	82.6	29.6 %
پری انجینئرنگ گروپ	66.6	32.0 %
Humanities group	40.0	32.0 %

تعداد طلباء: امسال طلباء کی تعداد 692 رہی

آمد و خرچ۔ سال زیر رپورٹ میں کل خرچ 1,33,876 روپے ہوا

آمد از فیس 65875

سرکاری امداد 45452 (جس میں ۲۰ ہزار کی خاص امداد برائے تعمیر شامل ہے)

کل آمد 1,11,327

اور بقیہ 22549 روپے کی امداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے دی گئی فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

وظائف و مراعات ۱۳۶ مستحق اور قابل طلباء کو سال رواں کے دوران فیس کی معافی اور مالی امداد کی مراعات دی گئیں۔

کتب خانہ عرصہ زیر رپورٹ میں کالج کے کتب خانہ میں ۹۰۴ کتابوں کا اضافہ ہوا۔ ہمارے کتب خانہ میں مختلف مضامین پر مشتمل تقریباً سات ہزار کتب موجود ہیں۔ دو درجن سے زائد اردو اور انگریزی اخبارات اور ماہنامے آتے ہیں۔ طلباء ان سے کما حقہ، مستفید ہوتے ہیں۔ دوران سال طلباء نے تقریباً پونے پانچ ہزار کتابوں سے فائدہ اٹھایا۔

فضل عمر ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ: پروفیسر چوہدری محمد علی ایم۔ اے

ٹیوٹرز: خان سعید اللہ خان صاحب ایم۔ اے مولانا ارجمند خان۔ چیف پریفیکٹ سید ایاس بشیر احمد۔ پریفیکٹ چوہدری داؤد احمد

عرصہ زیر رپورٹ میں طلباء کی تعداد ۲۰۰ اور ۱۷۵ کے درمیان رہی۔ ہوسٹل کی عمارت ہنوز نامکمل ہے خاص طور پر مسجد جو کہ ہوسٹل کا اہم ترین حصہ ہے ابھی تک نہیں بن سکی۔ انشاء اللہ اس سال مسجد کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ اس کے لئے کچھ چندہ خود طلباء نے پیش کیا ہے۔ کچھ رقم صدر انجمن احمدیہ نے دی ہے۔ کچھ چندہ جماعت کے بعض افراد نے بھی دیا ہے۔ امید ہے کہ کچھ مخیر اصحاب دل کھول کر اس میں حصہ لیں گے اور ہوسٹل کے برآمدے بھی ابھی تک تشنۂ تکمیل ہیں۔ انہیں بھی امسال مکمل کرنے کا ارادہ ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

دوران سال طلباء کے والدین سے رابطہ برقرار رکھا گیا اور تعلیمی۔ اخلاقی۔ سٹڈی ٹائم اور دیگر کوائف کی ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائی جاتی رہی۔ امتحانوں کے ایام کے علاوہ صبح و شام قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس ہوتا رہا۔ رمضان شریف میں مکرم مولوی دوست محمد شاہد باقاعدگی سے عصر و مغرب کے درمیان قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ سٹڈی ٹائم کی نگرانی پریفیکٹس اور ٹیوٹر صاحبان نے فرمائی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دوران سال مولانا ارجمند خان ٹیوٹر ہوسٹل کے عارضی طور پر تشریف لے جانے کی وجہ سے ہم ان کے بابرکت اور مفید وجود سے محروم ہو گئے ہیں

مس پریذیڈنٹ عبد الصمد اور سیکرٹری فاروق احمد۔ حسب معمول ساڑھے پانچ آنے فی وقت کھانے کا خرچ رہا۔ مس کمیٹی کی اس تجویز کو کہ خرچ بڑھا دیا جائے ابھی عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ مس کمیٹی نے بزم اردو۔ باسکٹ بال ٹورنامنٹ۔ فٹ بال۔ والی بال اور باسکٹ بال کے ڈبل ٹورنامنٹ اور دیگر فنکشنز پر کھانے کا اہتمام بھی کیا۔

ہوسٹل یونین پریذیڈنٹ سید ایاس بشیر احمد سیکرٹری سجاد محمد مجوکہ

اسسٹنٹ سیکرٹری۔ نصیر احمد

یونین کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل تقریبات منعقد ہوئیں۔

(ا) ہوسٹل کا سالانہ ڈنر و تقسیم انعامات

اور ہوسٹل کا سالانہ فنکشن ہر سال اپنی ذات میں ایک معیاری حیثیت کا حامل ہوا کرتا ہے لیکن اس سال اس کی شان منفرد اور نرالی تھی۔ اس میں نہ صرف مقامی معززین شہر اور تحریک، صدر انجمن کے وکلاء اور ناظر صاحبان و افسران صیغہ جات سٹاف کالج اور پرنسپل نے شرکت کی اور پرنسپل اور مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے طلباء سے خطاب کیا۔ بلکہ حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ نے بھی ازراہ کرم شمولیت فرمائی اور اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور اجلاس کی صدارت فرمائی۔ نیز طلباء اور سٹاف کو نہایت قیمتی اور مفید نصائح سے نوازا۔

(ب) یونین کے زیر اہتمام ہوسٹل میں صفائی اور نماز میں باقاعدگی کے مقابلے ہوئے۔ منصفی کے فرائض پروفیسر سید سلطان محمود شاہد۔ مکرم نصیر احمد خان ایم۔ ایس سی۔ اور مسٹر اسلم قریشی ایم ایس سی نے سرانجام دیئے۔ مندرجہ طلباء انعامات کے مستحق قرار پائے۔

نماز۔ مبشر احمد سعود، محمد سلیم۔ عہدیداروں میں سب سے باقاعدہ

صفائی۔ سب سے صاف کمرہ کمرہ ۱۰ خالد اشرف۔ بشیر اظہر

سب سے صاف کیوبیکل کمرہ ۱۲ محمد سلیم

سب سے صاف سیٹ۔ خالد ملک

(ج) یونین نے ان ڈور ٹورنامنٹ منعقد کیا مندرجہ ذیل طلباء نے اوّل انعام لیا۔

ٹیبل ٹینس اوپن سنگلز	محمد اسلم
" " کلوزڈ	مظہر الحق
" " ڈبلز (کلوزڈ)	حمید احمد نصیر الحق خان
" " (اوپن)	نظیر الحق آصف جاہ
کیرم چیمپئن	علی احمد
ڈرافٹس "	ثناء اللہ

(د) لاہور انڈسٹریل نمائش اور Atoms for peace نمائش کے موقع پر یونین نے ٹرپ کیا

(ر) مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

(۱) پرنسپل۔ طلباء سے خطاب

(۲) پروفیسر بشارت الرحمن ایم اے۔ سائنسدان مسلمین اور سائنسدان

(۳) مولوی دوست محمد شاہد۔ اسلامی شعائر

(۴) گیانی واحد حسین۔ ہماری ذمہ داریاں

(۵) مسٹر ایم لے مانو آف گھانا۔ سکریڈ نوشتی

(۶) مولانا محمد صدیق۔ اسلام اور افریقہ

(۷) ڈاکٹر محمد صدیق۔ پاکستان اور یورپ

(۸) مسٹر شرف الدین آف ساؤتھ افریقہ۔ اسلام اور ساؤتھ افریقہ

(۹) مسٹر وارڈ ساؤتھ اسمبلی آف ہوا۔ پاکستان اسلام اور ہوا

(۱۰) مولانا ابو المنیر نور الحق۔ فضائل رمضان شریف۔

(۱۱) صاحبزادہ مرزا طاہر احمد }
(۱۲) سید محمود احمد } ریکارڈ شدہ تقریریں
(۱۳) مولوی دوست محمد }

(۱۴) پروفیسر سید سلطان محمود شاہد ایم ایس سی پی ایچ ڈی } پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں

(۱۵) پروفیسر چوہدری محمد علی ایم اے۔ پاکستانی طلباء اور قومی فرائض

وصولی چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

صلاح الدین صاحب بٹ مستجاب والد مرحوم
سال اول ۶-۰۰
مولوی خیر دین صاحب بلو ملہی
ضلع سیالکوٹ سال دوم ۶-۶
" سال سوم ۱۲-۶
" سال چہارم ۱۹-۶
ڈاکٹر محمد عارف صاحب گھٹیالیاں
ضلع سیالکوٹ ۰۰-۶
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب
امیر جماعت دانہ زید کا ۶-۰۰
مکرم حافظ محمد اشرف صاحب پراچہ بھیرہ ۰-۶
امۃ الحمید صاحبہ بنت شیخ محمد عبد اللہ صاحب
لائل پور ۰۰-۶
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمن کشمیری " ۰-۶
قریشی محمد عبد اللہ صاحب " ۰-۳
چوہدری عبد الحکیم خانصاحب " ۰-۱۲
شیخ صدیق احمد صاحب غلام محمد آباد " ۰-۱۰
شیخ محمد یوسف صاحب " ۵۰-۳
شیخ رشید احمد صاحب تخت ہزاروی " ۰۰-۶
خواجہ محمد اسماعیل صاحب شرقی کراچی ۰۰-۶
عبد القاسم صاحب بنگالی مالیر کینٹ " ۰-۵
محمد اقبال صاحب مہاسس " ۳۷-۴
بچگان شیخ رفیع الدین صاحب سعید منزل ۲۵-۶
چوہدری ناصر احمد صاحب شرقی کراچی ۵۰-۶
عبد المجید ناصر صاحب مارٹن روڈ " ۰۰-۶
رحمت اللہ خانصاحب " ۰۰-۳
عبد السلام صاحب اسلام " ۱۹-۳
چوہدری حفیظ احمد صاحب
گنج مغلپورہ لاہور ۰-۵
حکیم نور علی خانصاحب سول لائن لاہور ۰۰-۶
سید سہیل احمد صاحب " ۰۰-۶
عبد الحمید صاحب صدر حلقہ دہرنگ " ۶۲-۳
سید محمود احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک ربوہ ۰۰-۸
صاحبزادی عبد المنین صاحبہ " ۰۰-۸
مسبید جواد علی صاحب ربوہ ۰۰-۵
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی رمضان علی صاحب
دار الصدر شرقی ربوہ ۰۰-۳
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد خان
لجنہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۰-۳
شیخ فضل حق صاحب مرحوم دار الرحمت غربی ۰۰-۶
نواب بیگم صاحبہ اہلیہ " ۰۰-۶
شیخ ضیاء الحق صاحب " ۰۰-۶
عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ " ۰۰-۶
قمر النساء بیگم صاحبہ بنت " ۰۰-۶
ثریا بیگم صاحبہ بنت " ۰۰-۶
مبشر احمد صاحب ابن " ۰۰-۶

نور احمد صاحب ابن " ۰۰-۶
مظفر احمد صاحب ابن " ۰۰-۶
قانتہ شاہدہ صاحبہ بنت قاضی محمد رشید صاحب
دار الرحمت وسطی ۰۰-۶
اُستانی بیگم جی اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب
مصری مرحوم ۳۷-۱
نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد صدیق
دار الرحمت غربی ۰۰-۶
امۃ القیوم بنت چوہدری غلام محمد صاحب
دار الرحمت شرقی ۰۰-۶
ماسٹر عبد الغفار صاحب جہلم ۰۰-۳
محمود احمد صاحب جھنگی " ۰۰-۷
چوہدری عبد المجید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۰۰-۲۰
چوہدری محمد الدین صاحب
چاہ گھنے والا ملتان ۰۰-۶
مبشر احمد صاحب ابن عبد الغنی صاحب مرحوم
سول لائن لاہور ۰۰-۶
بشیر احمد صاحب میکلوڈ روڈ لاہور ۰۰-۵
ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ڈسپنسری رحمن لاہور ۰۰-۱۰
ملک بشیر احمد صاحب جیک آباد (بلا تفصیل) ۰۰-۱۰
عبد السلام صاحب ڈیرہ غازی خان ۵۰-۸
ملک عبد الرحمن صاحب رئیس قصور ۰۰-۵
مکرم ڈاکٹر عبد الحی صاحب گجرات ۰۰-۵
اہلیہ صاحبہ و بچگان " ۰۰-۵
راجہ محمد یوسف خان صاحب چک نمبر ۲۱ گجرات ۰۰-۶
راجہ شاہ سوار صاحب " ۰۰-۳
اہلیہ صاحبہ " ۰۰-۳
مکرم محمد ابراہیم صاحب چک نمبر ۳۰ لائلپور ۰۰-۶
چوہدری عبد الستار صاحب نمبر ۱۲۱
گوکھووال۔ لائلپور ۲۵-۶
اللہ دتا صاحب " " ۱۲-۶
حفیظ اللہ صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ ۰۰-۷
مرزا محمود احمد صاحب " ۱۸-۶
محمد شریف صاحب سیکنڈ ایئر ۰۰-۳
مولوی محمد بخش صاحب چک ۴۵
شیخوپورہ ۰۰-۸
عبد العزیز صاحب مربی سلسلہ احمدیہ
فورٹ منرو ۱۲-۶
ہدایت اللہ صاحب واہ کینٹ ۰۰-۴
زاہدہ صاحبہ " ۰۰-۵
ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب
گنپال پارک لاہور " ۰۰-۱۲
مجید احمد صاحب " ۰۰-۶
حکیم محمد عمر صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ ۲۵-۶
عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۲۵-۶
علی محمد صاحب مزنگ روڈ لاہور ۰۰-۵

کمبوان دکاندار شیر روڈ لائلپور ۰۰-۶
ڈاکٹر نثار احمد صاحب " ۰۰-۶
لجنہ اماء اللہ چک نمبر ۸۹ " ۰۰-۷
محمد الدین صاحب نمبردار معہ خاندان
آنبہ کرم پورہ ۵۰-۲۷
فضل دین صاحب " ۰۰-۷
عبد العزیز صاحب " ۱۲-۶
محمد لطیف صاحب " ۱۹-۶
ظفر اسلام صاحب ربوہ ۰۰-۳
ٹھیکیدار عبد العزیز صاحب
دار البرکات۔ ربوہ ۰۰-۶
چوہدری محمد شریف صاحب
امان ضلع سیالکوٹ ۰۰-۱۵

عظیم الشان بشارت

تعمیر مساجد میں حصہ لینے کے متعلق سید الانبیاء حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتًا فی الجنۃ یعنی جو شخص اس دنیا میں اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد تیار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

پس وہ تحریک جس کی نسبت حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حصہ لینے پر جنت کی بشارت دی ہے۔ مخلصین کے لئے کس قدر توجہ کی مستحق ہے؟ اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اپنے پیارے اور محسن آقا حضرت اقدس رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں ایک وسیع پروگرام کے ماتحت ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا کام شروع فرمایا ہوا ہے اس لئے سلسلہ کے جملہ افراد (مرد۔ عورت۔ بچہ۔ جوان اور بوڑھا) کو چاہیئے کہ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے مساجد فنڈ میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

سگرٹ اور حقہ نوشی سے نفرت

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں ایسے احباب کو جنہیں حقہ نوشی اور سگرٹ پینے کی عادت ہے تلقین کی گئی تھی کہ وہ اس عادت کو ترک کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس تحریک سے متاثر ہو کر بہت سے دوستوں نے سالوں پرانی عادت کو چھوڑ دیا ہے۔ ایسے کئی احباب کے نام الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں شائع کروائے گئے ہیں۔ حال ہی میں ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چک نمبر ۴۶ شمالی سرگودھا کے مندرجہ ذیل چار احباب نے مرکزی تحریک سے متاثر ہو کر اس عادت کو چھوڑ دیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء (۱) چوہدری بہاول بخش (۲) چوہدری عبد العلی صاحب (۳) میاں نصیر احمد صاحب (۴) مستری بشیر احمد صاحب۔

ایسے احباب جو ان چیزوں کے عادی ہیں انہیں اس نیک نمونہ سے سبق لینا چاہیئے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

داخلہ ٹریکٹر اوورسیئرز سکول لائلپور

عرصہ ٹریننگ چھ ماہ وظیفہ ۵۰/- روپے ماہوار انتظام خوراک و رہائش بذمہ امیدوار
شرائط: مڈل تک تعلیم۔ دو سالہ تجربہ بطور گریسر یا مکینک ٹریکٹر درخواستیں ۱۵/۶ تک بنام انچارج ٹریکٹر اوورسیئرز سکول لائلپور۔ (پ ٹ ۶/۷)

پتہ درکار ہے

شیخ عالمگیر صاحب سابق سکونت دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کا ڈاک کا پتہ مطلوب ہے۔ شیخ عالمگیر صاحب خود یا کوئی دوسرے دوست جو ان کے موجودہ پتہ سے واقف ہوں براہ مہربانی ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ مجھے ان سے ضروری کام ہے۔

(ڈاکٹر شیخ احمد الدین (سابق سکونت ڈالہ بانگر) ازکری ضلع مظفر آباد کر)

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا بشارت احمد بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے نیز اہلیہ بھی بیمار رہتی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک نمبر ۳۹/D-B براستہ قائد آباد سرگودھا)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرماویں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۰۷۴:- میں سیدہ زاہدہ زوجہ رفیق احمد ثاقب قوم ریحان پیشہ خانہ داری عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ اٹھارہ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
۱- میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے ہے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں
۲- میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔
(۱) طلائی کڑے ایک جوڑی وزن تین تولہ ۸ ماشہ (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ دو ماشہ (۳) انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن سات ماشہ (۴) ٹاپس طلائی ایک جوڑی وزن نو ماشہ (۵) ٹکا طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ (۶) نکلس طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ چھ ماشہ۔ جملہ زیورات وزن ۸ تولہ ۸ ماشہ جنکی قیمت ایک ہزار روپے ہے

میں اس تمام جائیداد (مبلغ دو ہزار روپے) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر آج کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا حاصل کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ:- سیدہ زاہدہ اہلیہ پروفیسر رفیق احمد ثاقب دار الرحمت وسطی ربوہ ۱۸/۴/۶۱۔ گواہ شد:- رفیق احمد ثاقب لیکچرار ٹی-آئی- کالج ربوہ (خاوند موصیہ) ۱۸/۴/۶۱۔ گواہ شد:- قاضی محمد رشید خسر موصیہ ۱۵۳۵ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۱۸/۴/۶۱-

نمبر ۱۶۰۷۵:- میں قانتہ شاہدہ بنت قاضی محمد رشید قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر اٹھارہ سال وغیر شادی شدہ، تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں میرے گذارہ کے ذمہ دار اس وقت میرے ماں باپ ہیں مجھے محکمہ تعلیم پنجاب سیکنڈری بورڈ کی طرف سے مبلغ پندرہ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا (جب تک اور جس صورت و مقدار میں وہ قائم ہے) دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ:- قانتہ شاہدہ بنت قاضی محمد رشید محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ ۱۸/۴/۶۱۔ گواہ شد:- قاضی محمد رشید والد موصیہ ۱۵۳۵ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ ۱۸/۴/۶۱۔ گواہ شد:- رفیق احمد ثاقب موصی ۲۰۱۰ لیکچرار ٹی- آئی کالج ربوہ برادر موصیہ ۱۸/۴/۶۱

نمبر ۱۶۰۷۶:- میں عبد الرحیم ولد مہردین قوم کمہار پیشہ مزدوری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سابق قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت نہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اوسطاً بتیس روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد میری کوئی آمد بڑھ جائے یا کوئی جائیداد پیدا کروں تو میری یہ وصیت اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر حاوی ہوگی۔ نیز جو میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:- عبد الرحیم گواہ شد:- علی محمد بی- اے بی ٹی صدر انصار اللہ دار الرحمت وسطی۔ گواہ شد:- عطاء الکریم شاہد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۴/۷/۶۱

نمبر ۱۶۰۷۷:- میں مسماۃ صغریٰ فاطمہ زوجہ شیخ نعمت اللہ قوم شیخ قانون گو پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپے ۲۰۰۰/- بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ ۸ صد روپے نقد جو میری ذاتی ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ زیور بتفصیل ذیل درج ہے۔ کڑے طلائی ایک جوڑی مالیتی -/۲۰۰ روپے کانٹے ایک جوڑی طلائی ۱۰ ماشہ مالیتی ۱۰۷ انگوٹھی دو عدد طلائی ۶ ماشہ مالیتی -/۷۵ روپیہ مشین سلائی -/۱۳۰ روپے کل رقم مبلغ -/۳۳۱۲ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میں اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی نیز اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کر کے رسید حاصل کروں تو یہ رقم یا جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اور اگر میری کوئی آمدنی ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الحبۃ:- صغریٰ فاطمہ بقلم خود محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد:- شیخ نعمت اللہ خاوند موصیہ ۹/۴/۶۱ - گواہ شد:- حبیب اللہ خان صدر محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ ۱۲/۴/۶۱

نمبر ۱۶۰۸۰:- میں نذیرہ ظہور بنت محمد ظہور الدین مرحوم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹½ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۵/۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک انگوٹھی طلائی مالیتی ۵۰ روپے ہے اس کے علاوہ مجھے مبلغ ۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ بھائی کی طرف سے ملتے ہیں۔ پس اس جائیداد اور ماہوار آمد کے علاوہ جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت جسقدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ- نذیرہ ظہور- گواہ شد سیدہ صالحہ بانو اہلیہ سید احمد علی مبلغ جماعت احمدیہ۔ گواہ شد شیخ محمد یوسف صاحب ولد شیخ محمد حسین صاحب سیکرٹری ضیافت- گواہ شد فضل کریم ولد عمر دین سیکرٹری وصایا لائلپور ۳۰/۲/۶۱

نمبر ۱۶۰۸۱:- میں احمدی بیگم زوجہ ایس امیر احمد قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر انتالیس ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا تھا انہوں نے چار سال کا عرصہ ہوا کہ مجھے از راہ حسن سلوک بغیر کسی قسم کی تحریک کے ایک پختہ مکان "بیت الکرم" ۲۵/۱۷ واقع محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ جس کا رقبہ دس مرلہ ہے اور جو اس وقت نصف ہی زیر تعمیر ہے - مہر میں دیا ہے۔ اس مکان پر اس وقت تک کل رقم -/۹۰۰۰ خرچ ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ میرا زیور طلائی ہار وزنی ایک تولہ مالیتی یکصد روپیہ۔ کڑے طلائی وزنی تین تولہ مالیتی -/۳۰۰ روپیہ جھمکے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی یکصد روپیہ انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ مالیتی ۲۵ روپیہ ہے۔ نیز سیونگ مشین معہ سٹینڈ مالیتی -/۵۰۰ روپے ہے۔ مکان زیور اور مشین کی کل رقم ۱۰۰۲۵ روپے بنتی ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد یا آمد ہوئی۔ تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بحساب اپنی وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کر کے رسید حاصل کروں تو یہ رقم یا جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔

الراقمہ:- احمدی بیگم- بیگم ایس امیر احمد دار الرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد:- ایس امیر احمد خاوند موصیہ ۳/۵۶ جیکب لائنز کراچی حال ربوہ گواہ شد:- حبیب اللہ خان ایم-ایس سی لیکچرار ٹی-آئی- کالج ربوہ (صدر دار الرحمت شرقی)

ولادت

پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم۔ اے آف تعلیم الاسلام کالج کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۷ رجون ۱۹۶۱ء بروز بدھ صبح آٹھ بجے چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے، خدمتِ دین کی توفیق سے نوازے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ (ظہور احمد باجوہ)
ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ایران کی اقتصادی امداد کے لئے امریکی پروگرام

واشنگٹن ۸ رجون حکومت امریکہ ایران کی مدد کرنے اور اسے اقتصادی تباہی سے بچانے کے لئے ایک ہنگامی پروگرام پر غور کر رہی ہے۔ امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل رات بتایا کہ ہمیں ایران کو پیش آمدہ مسائل کا علم ہے اور حکومت امریکہ ایرانی وزیر اعظم علی امینی کے اقتصادی اصلاحات کے اقدامات کی حمایت کرے گی۔ اور ایران کو زبردست امداد دے گی۔

درخواستِ دعا

ابراہیم ایاز صاحب ننگا پوری کو دس روز ہوئے ٹائیفائڈ کا حملہ ہوا تھا۔ بخار بدستور ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت و درویشانِ قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(رفیق سلطان ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷